QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

برصغیر کی اہم منحرف تحریکیں اور ان کے عقائد و نظریات کا تعارفی مطالعہ

An Introductory Study of the Major Deviant Movements of the Subcontinent and Their Beliefs and Ideologies

Dr. Hafiz Ghulam Mustafa
PhD Scholar, Lahore Garrison University, Lahore, Pakistan.
Dr. Muhammad Amin Bhatti
Assistant Professor, Green International University, Lahore, Pakistan.

Abstract

This article presents an introductory study of the major deviant movements that emerged in the Indian subcontinent and analyzes their beliefs and ideologies in the light of mainstream Islamic thought. Islam, as a divinely revealed religion, was perfected through the final Prophet Muhammad (peace be upon him), who established a balanced and comprehensive system for social peace, moral integrity, and spiritual guidance. Throughout Islamic history, scholars and the majority of the Muslim community preserved this intellectual and religious continuity by countering deviations and extremism. Deviation (inhiraf) refers to departing from the collectively agreed principles, doctrines, and methodology of Islam. When such deviation affects fundamental beliefs, it becomes a serious threat to faith and may ultimately lead to disbelief if left uncorrected. The article categorizes deviation into three major forms: doctrinal deviation, which includes disbelief, polytheism, and heretical beliefs; methodological or intellectual deviation, in which individuals remain within Islam formally but adopt self-invented ideologies contrary to established Islamic principles; and moral deviation, which refers to abandoning ethical and social responsibilities prescribed by Islam. In the context of the subcontinent, several movements arose that challenged the consensus (ijma') of the Muslim community by introducing novel interpretations and claims, often centered around distorted concepts of prophethood, messianism, or religious authority. Among these, the Mahdist movement occupies a significant place due to its historical impact and theological implications. By examining the origins, representatives, and doctrines of such movements, this study aims to create awareness and provide intellectual safeguards for contemporary Muslims against ideological misguidance. Ultimately, the article emphasizes that safeguarding authentic Islamic belief and methodology is essential for preserving religious harmony and preventing the spread of doctrinal and moral فساد *(corruption).*

***Keywords**: Deviant Movements, Subcontinent, Islamic Thought, Doctrinal Deviation, Mahdism, Sectarianism, Ideology*

اللہ تعالیٰ نے معاشرتی فساد کے خاتمے اور سماجی امن وسکون کو یقینی بنانے کے لیے فکر اسلامی کے احکامات ہر دور میں اپنے انبیاء کرام علہیم السلام کو عطا کیے جسے پایہ تکمیل تک رسول اکرم ﷺ نے پہنچایا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اسوہ حسنہ کی روشنی میں مسلم معاشرے میں فکر اسلامی کی ترویج واشاعت کا حق ادا کیا۔ مسلم فکر کا یہ تسلسل اسلامی تاریخ کے ہر دور میں قائم رہا۔ علماء و محدثین اور جمہور امت اسی فکر کے تناظر میں معاشرتی برائیوں اور بے اعتدالیوں کا تدارک کرتے رہے۔ کسی چیز کو اسکی اصل جگہ سے ہٹا دینا

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

،پھیر دینا یا بدل دینا انحراف کہلاتاہے ۔کسی بھی شخص کا اپنے نظریات میں اسلام کی اجتماعی اور متفقہ تعلیمات (Mainstream)سے پھر جانا فکری انحراف کہلاتا ہے۔ ایسی فکر جو کسی کو بھی اسلام کے متفقہ دینی اصول وضوابط، اسلامی منہج وطریق، معاشرتی روایات اور جمہور کے نظم سے جدا کر دے۔ایسی تحریکیں جنہوں نے سواد اعظم کے اجتماعی عقائد و نظریات سے ہٹ کر اپنی خود ساختہ فکر کی بنیادرکھی ایسے لوگوں کو منحرفین میں شمار کیا جاتاہے۔فکری انحراف سے مراد اعتقادی انحراف ہے جسکا تعلق مبادیات دین سے ہے۔فکری انحراف آغاز میں گمراہی کا سبب بنتاہے بعد میں یہی گمراہی کفر تک پہنچادیتی ہے۔اس آرٹیکل میں ہم برصغیر کے مختلف گمراہ سلاسل اوراہم منحرف تحاریک، منحرفین کے نمائندگان کے احوال اورانکے عقائد و نظریات کا ایک تعارفی مطالعہ پیش کریں گے تاکہ عصر حاضر میں فکری کج روی سے بچاجاسکے۔

انحراف کی اقسام: 1:اعتقادی انحراف :انحراف کی یہ قسم کفر کے معنی کو شامل ہے۔اس میں "الحاد" سر فہرست ہے۔اسیطرح شرک کاارتکاب کرنا بھی انحراف کی اسی قسم میں شامل ہے۔اس قسم میں یہود ونصاریٰ کے عقائد باطلہ بھی شامل ہیں جنکاذکر قرآن وحدیث میں کیاگیاہے جیسے عقیدہ تثلیث وغیرہ۔

2:انحراف کی دوسری قسم یہ ہے کہ جسکے پائے جانے کی وجہ سے کوئی بھی شخص اسلام سے خارج نہیں ہوتابلکہ وہ صراط مستقیم،راہ اعتدال اور اسلامی منہج سے تجاوز اختیار کر جاتاہے اور اسلام کے مسلمہ اصولوں کو تسلیم کرنے کی بجائے اپنی ایک نئی فکر کے مطابق زندگی بسر کرنا کامیابی تصور کرتاہے۔ایسافکری انحراف کفر کی طرف راہ ہموار کرتاہے اگراس سے توبہ نہ کی جائے تو پھر عقائد میں انحراف پیداہو جاتاہے جو کہ یقینااسلام سے باغی بنادیتاہے۔

3:اخلاقی انحراف: اس سے مراد یہ ہے کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت سے منہ نہ موڑے اور نہ ہی وہ امور سرانجام دے جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو باز رہنے کی تلقین کی ہے۔امر بالمعروف ونہی عن المنکر کافریضہ سرانجام دیتارہے۔حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرتارہے،اللہ تعالیٰ اور اسکی رسول ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کو اپنا شعائر بنائے رکھے تاکہ اسکی رحمت حاصل ہوتی رہے۔اگر کوئی شخص ان اصولوں کی خلاف ورزی کرتاہے تو گویا وہ اخلاقی انحراف کا مرتکب ہو رہا ہے جس سے توبہ کرنی چاہیے۔1

1 Dr,Mh ul Din,Reasons of Deviations and its Solution In Islam(Beirut:Dar al-Fikr, 1437AH),3

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

1: تحریک مہدویت کاآغاز وارتقاء:

برصغیر میں جن فتنوں نے مسلمانوں کے اجتماعی عقائد و نظریات سے انحراف کیااور مذہبی بے چینی کو فروغ دیاان میں سے مہدوی تحریک بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ اپنے دور کی یہ ایک مضبوط تحریک ثابت ہوئی اسی وجہ سے مؤرخین کے نزدیک اس تحریک کے اثرات پوری ایک صدی تک قائم رہے۔ مسلم معاشرے پر جتنے اثرات اس تحریک نے مرتب کیے شاید ہی کسی اور نے کیے ہوں نے جس نے تقریباہر خاص وعام کو متاثر کیا تھا۔ برصغیر میں جنہوں نے مہدی ہونے کاخود ساختہ دعوی کیاان میں سید محمد جونپوری خاصی شہرت کے حامل ہیں۔ مہدوی تحریک کے بانی سید محمد جونپوری 1443ء میں پیدا ہوئے۔ سید محمد جونپوری ظاہری اور باطنی علوم میں اپنی مہارت آپ رکھتے تھے۔ آپکے شیخ کامل شیخ دانیال چشتی جونپوری اور دوسرے اہل علم نے آپکو عہد شباب میں ہی "اسد العلماء" جیسے لقب(Title) سے نوازا ہوا تھااور مستجاب الدعوات ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ تمام معاصرین کے ہاں سید محمد جونپوری کی علمیت، ورع وپرہیزگاری اور زہد و تقوی ایک مسلمہ حقیقت تھی۔ مہدوی تحریک کی ابتدانہائیت نیک اور مخلصانہ مقاصد کی پیش نظر کی گئی جسکاواحد مقصد احیائے ملت اور معاشرتی اصلاح کے سوااور کچھ نہ تھا۔ نویں اور دسویں صدی ہجری میں خطہ برصغیر میں تحریک مہدویت شہرت کی بلندیوں تک پہنچی ہوئی تھی۔ لیکن وقت گزرنے کیساتھ بہت جلد بانی تحریک کی انفرادی دعوؤں اور جمہور امت کی مخالفت پر مبنی عقائد کی وجہ سے یہ تحریک بھی روبزول ہوگئی۔

پروفیسر اشتیاق حسین قریشی سید محمد جونپوری کے شخصی احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "انکی شخصیت، خلوص اور دعوت کے نتیجے میں ایک بڑا گروہ انکے حلقہ ارادت میں داخل ہو گیا۔ پھر بزعم خود ایک دن انہیں مہدی ہونے کاالہام ہوا۔ اسکے بعد انہوں نے مہدی موعود کی حیثیت سے اسلام کے عروج کو بحال کرنے کی کوششوں کاآغاز کردیا۔"2

سفر حرمین اور مہدی ہونے کااعلان:

سید محمد جونپوری نے 1495ء میں اپنے تین سوساٹھ مریدوں کیساتھ سفر حرمین کو گیااور حج بیت اللہ کرنے کے بعد حجر اسود اور رکن کے درمیان مہدی موعود ہونے کادعویٰ کیا۔ سفر حج سے واپسی پر ان سے بہت سے لوگ متاثر ہو کر حلقہ ارادت میں شامل ہوگئے۔

2 اشتیاق حسین قریشی، برصغیر پاک وہند کی ملت اسلامیہ، 169۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

سب سے پہلے احمد آباد (گجرات) میں داخل ہوئے چناچہ 905ھ ءمیں وہ موجودہ پاکستان کے علاقہ ٹھٹھہ میں آئے اور یہاں تقریباً چھ ماہ قیام کیا۔ ٹھٹھ میں ان کی جائے قیام آج تک زیارت گاہ بنی ہوئی ہے۔ ٹھٹھ سے چل کر بلوچستان کے غیر آباد اور دشوار گزار راستوں سے ہو کر آپ اپنی کثیر جماعت کو ساتھ لے کر قندھار پہنچے، قندھار سے فراہ (جو اس زمانے میں ایران داخل تھا، اب افغانستان میں شامل ہے) آئے اور "فراہ" میں 19، ذیقعد 910ھ میں روز دوشنبہ انتقال کر گئے۔ محمد جونپوری جب احمد آباد پہنچے تو لوگوں سے کہا کہ "میں اس دنیا میں مادی آنکھوں سے خدا دکھا سکتا ہوں۔" اس پر علماء نے مخالفت کی اور وہاں سے نکلنے کے احکامات صادر کیے پھر احمد آباد سے پٹن چلے گئے اور مختلف حکمرانوں کو تبلیغی خطوط ارسال کیے۔3

سید ابوالحسن ندوی نے سید محمد جونپوری کے نظریات پر کچھ ایسا ہی تبصرہ کیا ہے:

> "سید محمد جونپوری نے 1495ء میں سفر حرمین کو گیا اور حج بیت اللہ کرنے کے بعد وہاں اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس سے قبل خصوصا سندھ اور قندھار میں انکے افکار نے بہت قبولیت حاصل کی تھی۔ حاکم قندھار کا میلان بھی اسی جانب ہو گیا تھا۔ جسکی وجہ سے ان علاقوں میں ایک ہلچل برپا ہو گئی۔"4

مہدویوں کے عقائد و نظریات:

اس جماعت کے ماننے والوں کی سب سے اہم خوبی یہ ہے کہ اپنے امیر کی کہی ہوئی باتوں پر پختہ یقین اور ایمان رکھتے تھے۔ مہدویوں کے عقائد و نظریات درج ذیل ہیں۔

فرائض وواجبات کی اقسام:

"فرائض وواجبات قرآنی کی دو اقسام ہیں۔ پہلی قسم میں وہ عقائد شامل ہیں جنکا تعلق نبوت اور شریعت سے ہے۔ ایسے احکامات رسول پاک ﷺ نے بلسان شریعت بیان کر دیے ہیں۔ دوسری قسم میں وہ احکام ہیں جنکا تعلق خاص ولایت محمدیہ سے ہے۔ اب مشیت الٰہی کو منظور ہوا کہ انکی بھی تبلیغ ہو جائے لہذا حضرت سید محمد مہدی موعود مبعوث ہوئے جو دافع ہلاکت امت محمدیہ اور ناصر شریعت محمدی اور مبلغ احکام ولایت محمدی ہیں۔ مقام ولایت محمدی میں جو امور فرض ہیں اور ارکان دین کا درجہ رکھتے ہیں وہ یہ ہیں: ترک دنیا، صحبت صادقین، عزلت از خلق، توکل، طلب دیدار خدا، عشر، ذکر کثیر، ہجرت۔ ان اصولوں کی پیروی نے مہدویوں کو ایک خاص رنگ دے دیا تھا اور انھی کی وجہ سے مہدیوں کی حکومت وقت سے بسا اوقات کشمکش ہوئی۔ مہدویت کی تنظیم واشاعت کا بڑا ذریعہ

---

3 شیخ محمد اکرام، رود کوثر، 26

4 ابوالحسن ندوی، تاریخ دعوت وعزیمت، 54

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

انکے "دائرے" تھے جو مختلف مقامات پر قائم تھے۔ان میں یہ لوگ مل کر رہتے تھے۔شرع کی سختی سے پابندی ہوتی، سب مل کر ذکر میں شریک ہوتے جس پر بڑا زور دیا جاتا تھا۔جماعت کا نظام بڑا سخت تھا"۔5

احکام شرع کی پابندی:

سید محمد جونپوری کے انتقال کے بعد بھی اسکے اثرات برقرار رہے۔کئی معتبر اور بااثر علماء نے بھی مہدوی طریقہ اپنانا شروع کر دیا۔اس جماعت کے پیروکار اپنے امیر کیساتھ جنون کی حد تک عقیدت کے کارشتہ رکھتے تھے۔مہدوی اپنی معاشرتی زندگی میں دوسرے لوگوں کی نسبت درج ذیل خصوصیات کی وجہ سے انفرادیت رکھتے تھے۔

1: وہ قیامت کا ہر وقت انتظار کرتے تھے۔

2: مہدوی دنیا کی ناپائداری پر بہت زور دیا کرتے تھے۔

3: اکثریت نے اپنی دولت غرباء میں تقسیم کر کے توکل سے بھرپور زندگی کو ترجیح دی۔

4: احکامات شریعت کی پابندی پر بڑا زور دیا جاتا تھا جہاں کوئی خلاف شریعت کام دیکھتے تو حکام کی پرواکیے بغیر اسے روک دیتے۔

مذکورہ بالا نظریات سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ مہدویوں میں احکامات شریعت پر عمل کرنے کا جذبہ کس حد تک غالب تھا۔مہدیوں کا فکری انحراف بھی انکے درج ذیل عقائد سے واضح ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کی تقسیم کے قائل ہیں۔امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا جو شخص کسی طرح بھی نبوت کو دعویٰ کرے وہ خارج از اسلام تصور کیا جائے گا۔ان نظریات سے یہ بھی عیاں ہوتا ہے کہ جسطرح حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے احکامات لوگوں تک پہنچانے کے لیے مبعوث فرمایا اسیطرح مشیت الٰہی سے محمد جونپوری ہیں۔نبی پاک ﷺ سے جن احکامات دین کو پہنچانے میں کمی رہ گئی تھی وہ محمد جونپوری نے پوری کی ہے۔قرآن وحدیث کی واضح تعلیمات اس پر گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو کامل ملت بیضاء سے نواز کر اس کائنات میں مبعوث فرمایا ہے آپ ﷺ نے جملہ پیغمبرانہ ذمہ داریوں اور بعثت کے مقاصد کو کماحقہ پورا کیا ہے۔

5 شیخ محمد اکرام، رود کوثر، صفحہ 30-

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

2:گنگایت فرقہ:

برصغیر کے وہ فرقے جنکے منفی اثرات مسلم معاشرے پر مرتب ہوئےان میں سے گنگایت فرقہ اہم ہے جسکا بانی "بساوایابساؤ"(1106ء-1167ء) ہے۔بساوایاایک کامیاب مصلح،استاذ اور شاہی خاندان کا منتظم تھا جس نے معاشرے پر اپنے گہرے اثرات مرتب کیے۔

اہم تعلیمات:

اس فرقے کی مندرجہ ذیل تعلیمات مؤرخین نے بیان کی ہیں:

1۔ خداایک ہےاور وہ نوراعلیٰ، سرور عظیم ہر حادثہ سے ماوراءہےاور وہی ساری کائنات پر حاوی ہے۔
2۔ تمام روحیں خداکی ذات میں جذب ہونے والی ہیں۔
3۔ ذات پات کانظام بلکل بے معنی ہےایک شودر بھی گنگایت میں شامل ہو سکتاہے۔
4۔ اس مذہب میں طلاق کی اجازت ہےاور بیواؤں کو نکاح ثانی کا بھی حق حاصل ہوتاہے۔
5۔ بےلوث عمل کی پوری ترغیب لوگوں کودی جاتی ہے۔
6۔ گنگایت کے ماننے والےاپنے مردوں کوآگ میں جلانے کی بجائے مسلمانوں کی طرح دفن کرتے ہیں۔
7۔ مسلمانوں کی طرح ان میں بھی بیعت کاپوراطریقہ موجود ہے۔
8۔ یہ لوگ پرہیزگاری اور مجاہدہ کی دولت سے استفادہ کرتے ہیں۔6

3: مداریہ سلسلہ: دسویں صدی عیسوی میں جن سلاسل نے عوام الناس کو بہت متاثر کیاان میں سے ایک سلسلہ مداریہ بھی ہے جسکو آزاد خیال صوفیانہ طرز کی اشاعت میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔سلسلہ مداریہ کے بانی" بدیع الدین مدار "ہیں جو کہ " قطب مینار "کے لقب(Title) سے مشہور تھے۔انکی پیدائش اور وفات میں مختلف اقوال ملتے ہیں بعض مورخین کے نزدیک وہ242ھ کو پیدا ہوئے اور 838ھ کو انکاانتقال ہوا۔ایک قول کے مطابق شاہ مدار پندرہویں صدی عیسوی میں رسول اکرمﷺ کے حکم سے ہندوستان کے لوگوں کی تعلیم وتربیت اور رہنمائی کی غرض سے ہندوستان آئے اور انہوں نے مشہور صوفی بزرگ حضرت بایزید بسطامی سے اکتساب فیض کیا۔آپکے والدنے شروع ہی سے انکی تعلیم وتربیت پر خاصی توجہ دی۔آپ نے بچپن میں ہی قرآن پاک کی

6تاراچند، تمدن ہندپر اسلامی اثرات، مترجم: محمد مسعود اختر، لاہور، مجلس ترقی ادب کلب روڈ، 2002ء، 283۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

تعلیم مکمل کی اور بعد ازاں تفسیر، حدیث، فقہ میں کمال حاصل کیا اور علماء میں محدث مشہور ہوئے۔ معروف مؤرخ شیخ محمد اکرام سلسلہ مداریہ کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اسکا انتساب شاہ بدیع الدین مدار سے کیا جاتا ہے جو نواح قنوج میں موضع مکن میں مدفون ہیں۔ اخبار الاخبار کے مطابق وہ "ہرمز" سے کالپی آئے۔ انکا طریقہ جذب خلائق کا تھا اور عوام میں انکی بڑی شہرت تھی۔ مشہور تھا کہ انہوں نے کھانا نہیں کھایا جو لباس ایک دفعہ پہنا اسکے دھونے کی ضرورت نہ پڑی۔ انکی عمر کی نسبت عجیب و غریب قصے مشہور تھے۔ کوئی دو سو کوئی تین سو بتاتا اور کہا جاتا تھا کہ صرف پانچ چھ واسطوں سے آپکا سلسلہ رسالتمآب ﷺ تک پہنچتا ہے۔ برہنگی اور بے حجابی اس گروہ کے مشروب میں دسویں صدی کے آخری نصف میں جوش کیساتھ پید ہو گئی تھی۔ وگرنہ بدیع الدین شاہ مدار پر معرفت زمانے میں راز وحدت کے ظاہر کرنے سے نہایت روک ٹوک تھی اور ظاہر شریعت کی مخالفت سے غایت درجہ کا خوف دلوں میں سمایا ہوا تھا۔"7

سلسلہ مداریہ کے عقائد و نظریات:

سلسلہ مداریہ کے پیروکار اپنے لیے احکام شریعت کو اپنانا ضروری نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ اسلام کی واضح تعلیمات کی خلاف ورزی کرنے والے تھے حتیٰ کہ یہ لوگ اپنے انداز زندگی کی وجہ سے انسانیت کے دائرے سے بھی خارج سمجھے جاتے تھے۔ ان لوگوں نے وہ شعار اپنائے جو عار کا سبب تھے۔ اس سلسلہ کی اہم تعلیمات درج ذیل ہیں:

1۔ برہنگی اور بے حجابی اس گروہ کے مشروب میں دسویں صدی کے آخری نصف میں جوش کیساتھ پید ہو گئی تھی۔

2۔ اپنے لیے صرف ستر عورت اور اور اسی قدر کھانے کا انتظام کرتے جو اسی ایک روز کے اندر کھا لیا جائے۔ باقی پوشاک اور اور خوراک سے دست کش رہتے۔

3۔ نماز اور روزہ کا اہتمام اپنے لیے ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

4۔ اس سلسلہ کے ماننے والے اپنے ساتھ عموماً سیاہ عمامہ اور سیاہ جھنڈا رکھا کرتے تھے۔

5۔ اپنے جسم پر لباس پہننے کی بجائے راکھ مل لینا کافی سمجھتے تھے۔

6۔ سال میں ایک معین دن تمام پیروکار شاہ مدار کی قبر پر جمع ہوتے انکا عقیدہ تھا کہ یہاں آکر اندھے اور مفلوج شفاء پاتے ہیں۔

---

7 شیخ محمد اکرام، رود کوثر، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ، 2016ء، 42۔

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

7۔ مسیحی عقائد سے متاثر ہو کر اس سلسلہ میں عقیدہ تثلیث کا تصور بھی رائج ہو گیا۔اس میں روح اللہ تعالیٰ کی ذات کو قرار دیا گیا جبکہ نبی اکرم ﷺ کی جسم اور شاہ مدار کو نفس قرار دیا گیا۔

8۔ کئی پیروکار شاہ مدار کو امام الانبیاء سے بھی زیادہ فضیلت دیا کرتے تھے۔

9۔زیادہ تر یہ لوگ تجرد کی زندگی بسر کرنے کے عادی تھے۔گوشت کھانے سے پرہیز کرتے تھے۔

10۔اپنے خیالات کی تشہیر نقصان دہ ثابت ہونے کے ڈر سے پوشیدہ رکھتے تھے اور اپنے افکار کی تبلیغ کے لیے خفیہ زبان استعمال کرتے تھے۔

4:روشنیہ فرقہ:

بر صغیر کی روحانی تاریخ میں جن فرقہ باطلہ کی وجہ سے معاشرے میں انتشار اور گمراہی کو فروغ ملا ان میں روشنیہ فرقہ بطور خاص قابل ذکر ہے۔اس فرقہ نے افغانستان میں لوگوں کی کثیر تعداد کو متاثر کر کے مسلمانوں کو انکے متواتر عقائد و نظریات کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کر کے گمراہ کیا۔اس تحریک کا مرکز اگرچہ پشاور تھا لیکن سندھی اور بلوچی قبائل تک اسکے حیران کن اثرات مرتب ہوئے۔"اس فرقہ کا بانی "میاں بایزید انصاری "تھا۔اسکے پیروکار اسے " پیر روشن " کے نام سے یاد کرتے تھے جبکہ انکے مخالفین کثرت سے انھیں " پیر تاریک "کہتے تھے۔"8

میاں بایزید انصاری کے شخصی احوال:

میاں بایزید انصاری نے 1525ء میں ایک ممتاز اور علمی گھرانے میں آنکھ کھولی۔انکے والد عبداللہ وزیرستان کے معروف عالم دین اور قاضی کے عہدے پر بھی فائز تھے۔بایزید کے والد کی یہ خواہش تھی کہ انکا فرزند وہ علوم حاصل کرے جنکی بدولت وہ اپنی خاندانی روایات کو بھی برقرار رکھ سکے۔چنانچہ انہوں نے اپنے والد کے ایک خلیفہ کے پاس قرآن پاک کی تعلیم مکمل کی اور فقہ کی بنیادی کتابیں بھی انہی سے مکمل کیں۔بایزید نے کچھ کتابیں اپنے والد سے بھی پڑھیں۔وقت گزرنے کیساتھ میاں بایزید کے اپنے والد اور سوتیلی والدہ سے شدید اختلافات ہو گئے جسکی وجہ سے اس نے علیحدہ ہو کر اپنے چچا کی بیٹی سے نکاح کیا اور زراعت و تجارت کو بطور پیشہ اختیار کیا۔بایزید انصاری کو جوانی سے ہی غور و فکر کی عادت تھی۔وہ شدید خواہش رکھتے تھے کہ کوئی مرشد کامل مل جائے تاکہ عبادات میں سکون آ سکے۔عبادت میں سکون واطمینان کے حصول کی خاطر پیر روشن نے بھی بڑے طویل سفر کیے اور اسماعیلیوں کے علاوہ ہندو

8محمد اسلم،دین الٰہی اور اسکا پس منظر،لاہور،ندوۃ المصنفین،1969ء،82۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

یوگیوں کے ساتھ بھی وقت گزارا۔ پیر روشن نے بڑی ریاضتیں اور عبادتیں بھی کیں مگر ایسے عقائد و نظریات لوگوں کے سامنے پیش کئے جو کہ اسلام کی متفقہ تعلیمات سے بالکل مختلف تھے۔اس تحریک کے پیروکاروں میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا۔اسلام مخالف نظریات کی وجہ سے نہ صرف علماء ومشائخ نے اس تحریک کی زبردست مخالفت کی بلکہ آبائی لوگوں نے اور حکومتی سطح پر بھی اس تحریک کے پیروکاروں کو کافی مزاحمت کا سامنا کرناپڑا ۔

فرقہ روشنیہ اور مغلوں کے مابین کشمکش:

فرقہ روشنیہ اور مغلوں کے درمیان کشمکش ہمیشہ سے رہی لیکن اس فرقہ کے زوال کی اصل وجہ وہ مخالفت تھی جوانکے عقائد و نظریات کی وجہ سے انکے اپنے علاقہ میں پیدا ہوئی تھی۔ مغلوں کیساتھ اس فرقہ کی کشمکش کا آغاز کچھ یوں ہوا:

"ابتدااسطرح ہوئی کہ پیر روشن کے مریدوں نے ایک قافلہ لوٹ لیا جو مال لے کر ہندوستان سے کابل جارہا تھا۔اب حکیم مرزا نے پشاور میں اپنے نائب کو لکھا کہ بایزید کے خلاف سخت اقدامات کیے جائیں۔اس نے بایزید کو گرفتار کرنا چاہا لیکن بایزید اور انکے ہمراہیوں نے مقابلہ کی ٹھانی۔ چناچہ اسکے بعد زور کا معرکہ ہوا جس میں مغل سپاہیوں کو شکست ہوئی مگر یہ سلسلہ بڑھتا گیا اور مغلوں نے ان قبائلی کیساتھ کشمکش جاری تھی جنہوں نے روشنیہ عقائد اختیار کر لیے تھے کہ اسی دوران پیر روشن کا 1572،980ھ میں انتقال ہوا گیا۔"9

روشنیہ فرقہ کی اہم تعلیمات:

میاں بایزید انصاری نے اپنی زندگی کے کئی سال ذکر و فکر، کلام الٰہی، احادیث نبویہ اور احکام شریعت میں غور وخوض کرنے میں بسر کیے تھے۔ پیر روشن نے مختلف مذہبی نظریات سے استفادہ کرنے کی بھرپور کوشش کی جسکی وجہ سے میاں بایزید کی تعلیمات کو بھگتی، اسماعیلی اور مہدوی روایات کا اگر مجموعہ قرار دیا جائے تو بے جانہ ہوگا۔اس فرقہ کی اہم تعلیمات درج ذیل ہیں:

1۔ میاں بایزید نے شریعت کو طریقت پر اور طریقت کو شریعت پر اسطرح ترجیح دی کہ ایک طرح سے مریدوں کو شریعت سے بالکل آزاد کر دیا۔

2۔ نماز کے لیے قبلہ رخ ہونے کی شرط ختم کر دی گئی۔

---

9 شیخ محمد اکرام، رود کوثر، 46۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

3۔ غسل جنابت کے لیے پانی کو غیر ضروری قرار دیا گیا۔جب ہوا جسم کو پہنچتی ہے تو وہ جسم کو پاک کر دیتی ہے۔ جسم کو پاک کرنے کے لیے پانی کی ضرورت نہیں ہے۔

4۔ میاں بایزید انصاری قرب خدا کے داعی تھے۔ چالیس سال کی عمر میں دعویٰ کیا کہ انہیں غیبی آوازیں آتی ہیں جو کہتی ہیں کہ مذہب کے ظاہری رسم ورواج چھوڑ دو۔

5۔ مریدوں کو ہدایت تھی کہ جو انکے پیر کا قائل نہ ہو اسکا ذبیحہ جائز نہیں ہے۔

6۔ جو شخص وحدت وجود کے راستے پر نہ چلے اسکا ذبح کیا ہوا جانور بھی حرام سمجھا جائے۔

7۔ اپنے مخالفین کو قتل کرنا اور انکا مال و متاع لوٹ لینا جائز ہے۔

8۔ میاں بایزید کئی سالوں تک اپنے بیٹوں کیساتھ راہزنی بھی کرتا رہا اس مال کا پانچواں حصہ اپنے قائم کردہ بیت المال میں جمع کرتا اور بوقت ضرورت مستحقین میں تقسیم کرتا تھا۔10

5: ذکری مذہب اور اسکا آغاز وارتقاء:

جن فرقوں نے اپنے گمراہ کن افکار کی وجہ سے اجتماعی مسلم تشخص کو شدید متاثر کیا ان میں سے ایک ذکری فرقہ بھی ہے جسکی وجہ سے برصغیر کے مسلمان فکری بے راہ روی کا شکار ہوئے۔ دسویں صدی عیسوی میں ذکری مذہب کی ابتداء بلوچستان کے علاقہ "تربت" سے ہوئی۔اس فرقہ کی بنیاد ملا محمد اٹکی (977ھ-1029ھ) نے رکھی جو کہ سید محمد جونپوری کے فیض یافتگان میں سے ایک تھا۔ اس مذہب سے تعلق رکھنے والوں کی اکثریت صوبہ بلوچستان میں پائی جاتی ہے جسکا صدر مقام تربت ہے۔ ذکریوں کے ہاں تربت کو خاص مقام حاصل ہے کیونکہ یہاں انکا مشہور، مقدس مقام "کوہ مراد" واقع ہے۔ ملا محمد اٹکی ایران کے علاقہ سے بلوچستان سفر کر کے آیا۔ ایران میں اسکی ملاقات باطنی فرقہ اسماعیلیہ کے بعض لوگوں سے ہوئی جو کہ خود کو سید کہلواتے تھے۔ ملا محمد اٹکی انکے افکار و نظریات سے بے حد متاثر ہوا تو اس نے اپنی خود ساختہ اسلام مخالف فکر لوگوں میں عام کرنے کے لیے ذکری مذہب کی بنیاد بلوچستان کے شہر تربت میں رکھی۔ یہ برصغیر کا وہ واحد مذہب ہے جسکا نبی پنجابی، انکی کتاب فارسی زبان میں ہے اور اسکے پیروکار بلوچی ہیں۔ تاریخی شواہد کے مطابق ذکریوں میں مہدویت کے گہرے اثرات پائے جاتے ہیں اور ان دونوں کے عقائد و نظریات میں کافی مماثلت بھی موجود ہے۔

10 شیخ محمد اکرام، رود کوثر، 58۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

عبادت کے تناظر میں کوہ مراد کی اہمیت:

ذکریوں کے ہاں کوہ مراد کی بہت زیادہ اہمیت ہے کیونکہ یہ مقام انکے لیے عبادت کی خاص جگہ ہونے کیساتھ حرم کی حیثیت رکھتا ہے اور انکا حج بھی اسی مقام پر ادا ہوتا ہے۔ذکری سال میں ایک بار ماہ رمضان میں اس مقام پر اکٹھے ہو کر طواف کرتے ہیں جسے وہ اپنا حج قرار دیتے ہیں۔

"تربت شہر سے دو میل جنوب کی طرف ایک پہاڑی ٹیلہ واقع تھا جہاں محمد اٹکی رات گزارتے تھے۔اس وجہ سے اس مقام کو مقام محمود کا درجہ حاصل ہوا۔اس پہاڑ کو کوہ مراد اور اس پہاڑ کی مغربی جانب ایک پہاڑی کو کوہ امام کہا جاتا ہے۔اس غار کے اور کوہ مراد کے ارد گرد چار دیواری تعمیر کی گئی ہے۔ جس وقت ملا محمد اٹکی تربت شہر میں واقع اپنے حجرے سے کوہ مراد کی طرف جانے کا ارادہ کرتا تو ایک مرید اسکا اعلان کرتا تو تمام مرید جمع ہو جاتے۔کوہ مراد پہنچنے کے بعد اسکے ارد گرد سجدے اور عبادت میں مشغول ہوا کرتے۔ملا محمد اٹکی چہرے سے نقاب ہٹاتے اور انکے پیروکار انکے دیدار سے فیض یاب ہوتے۔کوہ مراد پر ملا محمد اٹکی نے دس سال عبادت کی۔"11

عقائد و نظریات:

ملا محمد اٹکی نے بھی بہت سے اسلام مخالف شخصی دعوی کیے جو کہ اسلام کی واضح، متفقہ تعلیمات کے خلاف تھے۔ملا محمد اٹکی سید محمد جونپوری کی فکر اور تحریک سے خاصہ متاثر تھا اسی وجہ سے اس نے اپنے نظریات میں مہدوی عقائد کو خاص جگہ دی ہے۔ذکری مذہب کے پیروکار ملا محمد اٹکی کو مہدی، داعی الی اللہ، امین اللہ سمیت کئی القابات کا حامل مانتے ہیں البتہ ذکریوں کی کتب میں جو انکی تعلیمات بیان کی گئی ہیں ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

1۔ملا محمد مہدی اٹکی خاتم الانبیاء ہے اور تمام انبیاء کا سردار ہے۔اسلام میں جو اوصاف و کمالات حضورﷺ کے لیے ہیں وہ درجات ذکریوں کے نزدیک مہدی اٹکی کے لیے ثابت ہیں۔

2۔کلمہ اسلام میں شہادتین شامل ہیں جسکے بغیر کوئی بھی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا جبکہ ذکریوں کا ایمان ہے کہ اللہ تعالی نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ مہدی اٹکی کا کلمہ پڑھیں۔مہدی اٹکی نے جب کونین کی سیاحت کی تو یہ کلمہ انکو ساتویں آسمان پر ایک پرندے پر لکھا ہوا ملا

11ذکری مذہب: ظہور تعلیمات واثرات، مقالہ نگار: آیاز خان، شعبہ اسلامیات جامعہ پشاور 1998ء، 82۔

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

۔اور وہ کلمہ یہ ہے:لاالہ الا اللہ الملک الحق المبین ،نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد المبین۔اس کلمہ کو صدق دل سے پڑھنے والے کو ستر ہزار نیکیاں ملے گئیں۔

3۔ذکریوں کے ہاں زکوۃ کی ادائیگی کا کوئی مربوط نظام نہیں ہے البتہ اپنے مال کا چالیسواں اور بعض دسواں حصہ فرض سمجھ کر ادا کرتے ہیں۔اور ذکری مال جمع کرنے کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔

4۔محمد اٹکی ہی وہ مہدی ہیں جنکے بارے میں آخری زمانہ میں بشارت دی گئی ہے کہ وہ برگزیدہ صفات کا حامل محمد مہدی اٹکی ہی ہے جسکے بارے میں قرآن میں نشانیاں ذکر کی گئی ہیں۔

5۔دین اسلام نماز پنجگانہ پر زور دیتا ہے جبکہ اس فرقہ کے بانی نے نماز پنجگانہ کی بجائے ہر بچے،بوڑھے،جوان اور مرد و عورت پر دن میں پانچ مرتبہ ذکر لازمی قرار دیا ہے۔

6۔اس فرقہ میں ذکر کی مختلف اقسام ہیں۔جن میں "ذکر چہار تسبیح" سورج طلوع ہونے کے بعد ظہر اور عشاء کے بعد کیا جاتا ہے جبکہ "ذکر شش تسبیح "فجر اور مغرب کے وقت کیا جاتا ہے اور اسکے بعد ایک قیام ایک رکوع اور ایک سجدہ کیا جاتا ہے۔"ذکر دہ تسبیح "یہ ذکر خاص طور پر تہجد کے وقت کیا جاتا ہے جس میں دس قیام،دس رکوع اور دس سجدے شامل ہوتے ہیں۔

7۔حج کے مہینے میں مکہ اور مدینہ جانے کی بجائے یہ لوگ ستائیس رمضان کو کوہ مراد تربت میں اکٹھے ہو کر خاص اعمال کی ادائیگی کرنے کو حج تصور کرتے ہیں۔

8۔ماہ رمضان کی بجائے ذکری ذی الحج کے پہلے دس دنوں یا پھر آٹھ دن روزے رکھنا کافی سمجھتے ہیں۔

9۔ذکریوں کے ہاں غسل جنابت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

10۔صحبت صالحین،ذکر کی کثرت،ترک دنیا،ترک وطن اور گوشہ نشینی اختیار کرنا ذکریوں کے ہاں ضروری ہے۔12

شطاری سلسلہ:

برصغیر میں مختلف تہذیبوں کے باہمی ملاپ کا ایک مظہر شطاری سلسلہ ہے۔جس نے سولہویں صدی عیسوی میں بہار،مالوہ،گجرات سمیت برصغیر کے متعدد علاقوں میں خاصی شہرت حاصل کی اور عوام و خواص کو بہت متاثر کیا۔شطاری سلسلے کا شمار اگرچہ برصغیر کے معروف روحانی سلاسل میں ہوتا ہے مگر اس پر ہندومت کے اثرات کا بہت غلبہ تھا۔اس سلسلہ سے وابستہ لوگ اپنے آپکو شطاری اس

12مصدر سابق،42

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

لیے کہلواتے ہیں کہ وہ دوسرے تمام روحانی سلسلوں کی نسبت اکتساب فیض کرنے میں زیادہ تیز اور سرگرم رہتے ہیں۔ شمالی ہندوستان میں اس سلسلہ کی ترویج واشاعت میں شیخ عبداللہ شطاری (متوفی 1572ء) کا بنیادی کردار ہے جو کہ اپنے شیخ محمد طیفوری کے ہاتھوں پر بیعت ہوئے اور انکے ہی حکم پر ہندوستان آئے تھے۔ شطاری سلسلہ پانچ واسطوں سے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی جبکہ سات واسطوں سے حضرت بایزید بسطامی سے جاملتا ہے شیخ عبداللہ شطاری میں لوگوں کو متاثر کرنے کی کئی خوبیاں موجود تھیں۔ شیخ میں ظاہری شان وشوکت کی خوبی بدرجہ اتم موجود تھی۔ جب ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتے تو شاہانہ لباس زیب تن کرتے اور مریدوں کی ایک جماعت خاص قسم کی یونیفارم میں انکے ہمراہ ہوتی تھی۔ شیخ عبداللہ باقاعدہ اپنے ساتھ ایک جھنڈا رکھتے اور نقارہ بجوا کر اعلان کرتے کہ ہے کوئی خدا کا طالب جسے ہم راہ خدا دکھائیں۔ شطاریوں کا ذکر کلمہ طیبہ کے تکرار سے شروع ہوتا ہے۔ جبکہ اس میں اکثر الفاظ وہ مستعمل ہیں جو کہ ہندو دیوتاؤں کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ 13

اہم تعلیمات:

شطاریوں کا ذکر کلمہ طیبہ کے تکرار سے شروع ہوتا ہے۔ جبکہ اس میں اکثر الفاظ وہ مستعمل ہیں جو کہ ہندو دیوتاؤں کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

1: شطاری یوگیوں کی طرح جنگلوں میں رہنا پسند کرتے تھے۔

2: جب کوئی شخص انکے پاس مرید ہونے کے لیے آتا تو وہ اسے کھانا اور سالن کھانے کو دیتے اور دیکھتے رہتے کہ دونوں کو ساتھ ساتھ ختم کرتا ہے یا کوئی چیز بچ جاتی ہے۔ اگر دونوں کو ساتھ ساتھ ختم کرتا تو اسے سمجھدار اور قابل انسان سمجھ کر شغل باطنی تعلیم کرتے اور اگر دونوں کو برابر برابر ختم نہ کرتا تو سمجھتے کہ اسے اپنے اوپر ضبط نہیں اور چیزوں کا صحیح اندازہ نہیں لگاتا۔ پھر اس سے صرف ظاہری باتیں کرتے۔ 14

3: اپنے ساتھ ایک جھنڈا رکھتے ہیں اور لوگوں میں باقاعدہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ہے کوئی خدا کا طالب جسے ہم راہ خدا دکھائیں۔

4: پتے اور جڑی بوٹیاں کھا کر سادہ زندگی بسر کر کے سخت مجاہدے اور ریاضتیں کرنا انکے ہاں معیار کامیابی ہے۔

5: دوران سفر مریدوں کی ایک جماعت خاص قسم کا لباس زیب تن کرتی ہے۔

---

13 ابویزید بسطامی، اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔ پنجاب دانشگاہ، لاہور، جلد 234،1۔

14 شیخ محمد اکرام، 36۔

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

خلاصہ بحث:

کسی بھی چیز کو اسکی اصل جگہ سے ہٹا دینا، پھیر دینا یا بدل دینا انحراف کہلاتا ہے ۔ کسی بھی شخص کا اسلام کی متفقہ تعلیمات (Mainstream) سے پھر جانا فکری انحراف کہلاتا ہے۔ ایسی فکر جو کسی کو بھی اسلام کے متفقہ دینی اصول وضوابط، اسلامی منہج وطریق، معاشرتی روایات اور جمہور کے نظم سے جدا کر دے۔ایسی تحریکیں جنہوں نے سواد اعظم کے اجتماعی عقائد و نظریات سے ہٹ کر اپنی خود ساختہ فکر کی بنیاد رکھی ایسے لوگوں کو منحرفین میں شمار کیا جاتا ہے۔ فکری انحراف آغاز میں گمراہی کا سبب بنتا ہے بعد میں یہی گمراہی کفر تک پہنچا دیتی ہے۔اس آرٹیکل میں ہم برصغیر کے مختلف گمراہ سلاسل اوراہم منحرف تحاریک، منحرفین کے نمائندگان کے احوال اورانکے عقائد و نظریات کاایک تعارفی مطالعہ پیش کریں گے تاکہ عصر حاضر میں فکری کج روی سے بچا جاسکے۔